مسجد مریم کے افتتاح کی مناسبت سے منعقدہ تقریب میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

تشہد وتعوذ کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تمام معزز مہمانان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ اس موقع پر سب سے پہلے تو میں اپنے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جو آج ہمارے ساتھ یہاں موجود ہیں اور گالوے میں جماعت احمدیہ مسلمہ کی اس مسجد کے افتتاح کی تقریب میں شامل ہیں۔ اس مسجد کے افتتاح کی یہ تقریب ایک مسلمان فرقہ کی طرف سے منعقد ہورہی ہے لیکن اس کے باجود آپ سب لوگوں کی شمولیت آپ کی کشادہ دلی اور وسیع النظری کا واضح ثبوت ہے۔ لہٰذا میں آپ سب کا بہت شکرگزار ہوں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے لئے اپنے شکر کے یہ جذبات بیان کرنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ بانیٔ اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماننے والوں کو تعلیم دی ہے کہ وہ ایک دوسرے کا شکریہ ادا کریں۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہاں تک فرمایا کہ وہ شخص جو دوسروں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکرگزار نہیں بن سکتا اور جو شخص خدا تعالیٰ کا شکرگزار نہ ہو وہ حقیقی مومن بھی نہیں کہلاسکتا۔ پس میرے شکر کے یہ جذبات دراصل دینی فریضہ ہے جس کی تعلیم میرے مذہب نے مجھے دی ہے۔

پھر جب یہ دیکھتے ہیں کہ آجکل اکثر غیرمسلم اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں خدشات اور تحفظات رکھتے ہیں تو میرے یہ شکر کے جذبات اور بھی بڑھ جاتے ہیں۔ پس ان تمام خدشات کے باوجود آپ کی یہاں تشریف آوری نے طبعی طور پر میرے دل میں آپ سب کی عزت بڑھادی ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ کے دلوں میں اسلام کے بارے میں تحفظات ہیں تو میں سمجھ سکتا ہوں کہ آپ کے پاس ان تحفظات کا جواز ہے کیونکہ انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ امت مسلمہ بڑے پیمانہ پر تضاد اور فساد میں پڑی ہوئی ہے۔ بلکہ ہم ہر روز دیکھتے ہیں کہ بعض مسلمان دوسروں کے حقوق غصب کررہے ہیں۔ اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان حکومتیں اپنی رعایا کے حقوق ادا نہیں کررہیں اور دوسری طرف عوام بھی غیر جمہوری اور ناجائز ذرائع سے حکومتوں کو ختم کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مزید ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ کس طرح دہشتگردوں کے گروہ فساد پھیلارہے ہیں اور اپنے غلط کاموں اور نظریات کے ذریعہ ساری دنیا میں خوف وہراس پھیلارہے ہیں۔ ان باتوں کی روشنی میں مَیں بلاتردّد کہتا ہوں کہ بعض ایسے نام نہاد مسلمان بھی ہیں جو اسلام کے نام پر انتہائی گھناؤنے جرائم کا ارتکاب کررہے ہیں۔ تاہم مَیں یہ بھی واضح کردوں کہ بعض مسلمان گروہوں یا بعض مسلمان حکومتوں کا یہ قابلِ ملامت رویہ کسی رنگ میں یا کسی طور پر بھی اسلام کی حقیقی تعلیمات کی عکاسی نہیں کرتا۔ بلکہ اسلام تو وہ مذہب ہے جس نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ محبت، پیار، ہمدردی اور رحم کے ساتھ پیش آتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنے کی تعلیم دی ہے۔ صرف مسلمانوں کو آپس میں ہی اس ہمدردانہ طریق کو اختیار کرنے کی تعلیم نہیں دی گئی بلکہ قرآن کریم نے تو یہ تعلیم دی ہے کہ اپنے دشمن کے ساتھ بھی ایسا سلوک نہیں کرنا چاہئے جو انصاف کے اصولوں کے منافی ہو اور ان کے جائز حقوق غصب کرنے والا ہو۔ اسلام نے تعلیم دی ہے کہ ہر ایک جو اس ناجائز طریق کو اختیار کرے گا اُسے مومن کہلانے کا کوئی حق حاصل نہیں ہوگا اور خدا تعالیٰ کے حضور کبھی بھی متقی اور پرہیزگار شمار نہیں ہوگا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب قرآن کریم کی تعلیمات کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ کو ایک بیمثال اور ممتاز مقام سے نوازا ہے۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو 'رحمۃ للعالمین' یعنی 'تمام جہانوں کیلئے رحمت' قرار دیا گیا ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انسانیت کیلئے پیار ہمہ گیر تھا اور دنیا میں موجود ہر شخص کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں محبت اور ہمدردی تھی چاہے اس کا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: درحقیقت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور ہمدردیٔ خلق کا یہ معیار تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل کئی کئی راتیں سونے کی بجائے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے سوز و گداز کے ساتھ دعائیں کرتے گزاردیتے کہ 'اے اللہ! دنیا نے تجھے بھلا دیا ہے اور اس کا قدم تباہی کی طرف ہے۔ اس لئے انہیں صراط مستقیم پر چلا تا کہ انہیں بچایا جاسکے'۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غم کی اس کیفیت کا ذکر قرآن کریم میں بھی ملتا ہے۔ دو مقامات پر آیا ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سخت تکلیف محسوس کرتے صرف اس وجہ سے کہ انسان خدا سے دور ہورہا تھا اور اپنی ہلاکت اور تباہی کی طرف جارہا تھا۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دُکھ اور غم کی حالت کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ 'کیا تو اس غم کی وجہ سے اپنی جان ہلاک کرلے گا کہ لوگ تیرے پیغام پر کان نہیں دھرتے؟'

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ وہ بےنظیر معیار تھا جس پر انسانیت کی خاطر یہ غمزدہ شخص قائم تھا جس کا ذرہ ذرہ محبت اور درد میں ڈوبا ہوا تھا۔ پس کیا یہ اعتراض کیا جاسکتا ہے یا یہ سوچا جاسکتا ہے کہ ایسا شخص جو بنی نوع انسان کو اللہ کے غضب سے بچانے کیلئے اپنی جان جوکھوں میں ڈالنے والا ہو وہ ظلم اور ناانصافی کی تعلیم دے؟ نہیں! ہرگز نہیں!

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انسانیت کی خاطر فکرمند اور غمگین ہونے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے حقیقی پیامبر تھے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بار بار بنی نوع انسان کو امن اور آشتی کی طرف بلایا ہے۔ پس رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے حقیقی پیامبر ہونے کے ناطے سخت مضطرب اور بے چین ہوجاتے کہ بنی نوع انسان اللہ تعالیٰ کے پیغام کی طرف توجہ نہیں دے رہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جب اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کو امن کی طرف بلاتا ہے تو اسی لئے بلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی دنیا کے ہر شخص کیلئے امن چاہتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی امن کے قیام کی یہ خواہش ہی ہے جس کی وجہ سے وہ دنیا میں اپنے پیامبر بھیجتا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی تھے اور ہمارے عقیدہ کے مطابق خاتم النبیین تھے جن کے ذریعہ شریعت کامل کردی گئی۔ جب یہ شریعت کہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کیلئے چاہتا ہے کہ وہ امن اور فلاح سے رہے تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مخلوقِ خدا کو امن، سکون اور فلاح کے سوا کسی اور طرف بلائیں؟ اس میں کوئی شک نہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تمام فرائض ادا کئے اور دنیا کو احسن ترین رنگ میں امن کی طرف بلایا اور نعوذ باللہ کبھی بھی کسی قسم کے ظلم اور فساد پر نہیں اکسایا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ہر قسم کی شدت پسندی، نفرت اور فساد کی بھرپور مذمت کی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مثال کے طور پر مدینہ میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاکم مقرر ہوئے اور آپؐ کی حکومت قائم ہوئی تو بعض غیرمسلم معاشرہ کو زہرآلود کرنا چاہتے تھے اور معاشرہ میں بدامنی پیدا کرنا چاہتے تھے۔ لیکن ان کی اس بدنیتی کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ نہایت پیار اور شفقت کا سلوک فرمایا۔ جو بھی ابتدائی اسلامی تاریخ کا منصفانہ انداز میں مطالعہ کرے وہ دیکھے گا کہ ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عالمی امن اور تحفظ کو یقینی بنانے اور ہر قسم کی بدامنی، تعصب اور ناانصافی کے خاتمہ کی ہرممکن کوشش کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: ایک اور نکتہ جو مَیں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اسلام کا خدا وہ خدا ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے اور یہ وہ چیز ہے جو کہ قرآنِ کریم کی پہلی سورۃ میں بیان ہوئی ہے۔ یعنی خدا وہ خدا ہے جو تمام جہانوں کی پرورش اور نشوونما کرتا ہے اور جو انسانیت کی ہر مادی وروحانی ضرورت پوری کرتا ہے۔ اسلام کا خدا وہ خدا ہے جو تمام مخلوقات کا خالق ہے اور جس نے تمام حقیقی مسلمانوں کو نصیحت کی ہے کہ ہرممکن حد تک وہ خدا تعالیٰ کی صفات اپناتے ہوئے اس کا قرب اور پیار حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اور خدا کی صفات میں 'سلام' اور 'مومن' بھی شامل ہیں۔ یعنی وہ ایسی ذات ہے جو ہر ایک کو امن اور تحفظ فراہم کرتی ہے۔ جیسا کہ میں نے ابھی کہا کہ وہ تمام جہانوں کا رب ہے اور یہ بھی خدا کی ایک صفت ہے۔ چنانچہ جب خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنی صفات اختیار کرنے کی نصیحت کرتا ہے تو حقیقی مومن جو خدا پر یقین رکھتا ہو اور اس کی صفات حاصل کرنے کی سعی کرتا ہو، کیسے ممکن ہے کہ وہ غیر منصف یا ظالم ہو؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: پس وہ اسلام جس پر مَیں ایمان لایا ہوں اور جس کی میں پیروی کرتا ہوں وہ نہ تو ظالم ہے اور نہ انتقام لینے پر یقین رکھتا ہے۔ اور نہ ہی کسی قسم کے ظلم اور فساد اور ناانصافی کی تلقین کرتا ہے۔ اور نہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نفرت اور ظلم پھیلانے کے لئے مبعوث فرمایا گیا تھا۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چشمۂ رحمت بنا کر بھیجا گیا تھا جو ہمیشہ انسانیت کے لئے ابدی اور عالمگیر محبت لئے ہوئے جاری ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آخری زمانہ کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو دیکھا جائے کہ یہ کس انداز میں پوری ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور بھی واضح ہوجاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مسلم دنیا روحانی انحطاط اور تاریکی کا شکار ہوجائے گی۔ جب اسلامی تعلیمات آلودہ ہوجائیں گی اور مسلمانوں کی ایک بھاری اکثریت کلیۃً گمراہ ہوچکی

ہوگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک وقت آئے گا جب مسلمانوں کی اکثریت بالکل اخلاق کھو بیٹھے گی اور ان میں انصاف، امن اور رحم نام کا شائبہ بھی نہ رہے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگرچہ قرآنِ کریم اپنی ظاہری حالت میں محفوظ رہے گا تاہم مسلمان اس کی تعلیمات پر عمل نہیں کریں گے۔ مسلمان علماء یا مولوی صرف نام کے علماء ہوں گے اور ان کے عمل اسلام کی حقیقی تعلیمات سے منافی ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ تمام پیشگوئی بیان فرمانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے زمانہ میں اللہ تعالیٰ مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجے گا تا کہ اسلام کی اصل تعلیمات کو ازسرِ نو زندہ کیا جائے اور اس وقت موجودہ روحانی انحطاط کو ختم کیا جائے۔ حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قرآنِ کریم کی تعلیمات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق دنیا میں اسلام کی تعلیمات دوبارہ سے نافذ کرنے کے لئے بھیجا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: میرے ایمان کے مطابق جس مسیحِ موعود کی پیشگوئی فرمائی گئی تھی، وہ آچکا ہے۔ اس لئے مَیں اور تمام احمدی مسلمان یہ یقین رکھتے ہیں کہ ہماری جماعت کے بانی حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی مسیحِ موعود اور مہدی ہیں، جو امن اور محبت پر مبنی اسلام کی حقیقی تعلیمات دنیا کے ہر کونے میں پھیلانے کے لئے تشریف لائے۔ آپ دنیا کو اسلام کی حقیقی خوبصورتی بتانے کے لئے تشریف لائے۔ آپ ہر قسم کے ظلم وستم اور جارحیت کے خلاف جہاد کرنے کے لئے تشریف لائے۔ آپ انسانیت کو ایک دوسرے کے جائز حقوق ادا کرنے کی تعلیم دینے کے لئے تشریف لائے۔ آپ محبت اور شفقت کا پرچار کرنے کے لئے اور دنیا میں جنت نظیر امن قائم کرنے اور دنیا میں اتحاد اور باہمی بھائی چارہ کے قیام کے لئے تشریف لائے۔ یہی آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام تھا اور یہی آپ کا مشن تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: یہی وہ خاص پیغام ہے جو احمدیہ مسلم جماعت دنیا کے ہر کونے اور ہر علاقہ میں پھیلانے کی کوشش کر رہی ہے۔ پس یہ ہر احمدی کی ذمہ داری ہے، چاہے وہ دنیا کے کسی بھی علاقہ میں رہائش پذیر ہو کہ اس امن پسند پیغام کو بڑے شدّ و مد سے پھیلائے اور اس کا پرچار کرے۔ یہی وہ پیغام ہے جو دنیا بھر میں ہر احمدی مسجد سے نکلتا ہے۔ ہماری مساجد امن اور ہم آہنگی کے مراکز ہیں، جہاں انسانیت کو محبت اور پیار سے متحد کرنے والے اکٹھے ہوتے ہیں تا کہ باہمی ہم آہنگی پیدا کی جائے، عبادت کی جائے اور تمام انسانیت کے امن، تحفظ اور فلاح کے لئے دعا کی جائے۔ ہماری مساجد ان لوگوں سے پُر ہیں جو صرف امن کا نام ہی نہیں لیتے بلکہ ہر ممکن کوشش کرتے ہیں کہ دنیا کے ہر شخص کے لئے امن اور تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: انسانی فلاح و بہبود، امن اور حقیقی انصاف کو تقویت دینے کیلئے ہم نے معاشرے کی ہر سطح پر جو کوششیں کی ہیں ان پر ہماری تاریخ گواہ ہے۔ ہماری آئرلینڈ کی یہ مسجد بھی اسی مقصد کے لئے قائم کی گئی ہے۔ اس کا نام مسجد مریم رکھا گیا ہے۔ مریم یا جسے آپ Mary کہتے ہیں مسلمانوں میں بھی اتنی ہی عزت سے جانی جاتی ہیں جتنی کہ عیسائیت میں۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے مریم کا بارہا ذکر فرمایا ہے اور ان کے اعلیٰ ترین مقام کا ذکر کیا ہے۔ یقیناً حضرت مریم علیہا السلام نیک اور پاکباز خاتون تھیں جنہیں اسلام میں اس حد تک عزت دی گئی ہے کہ قرآنِ کریم میں آتا ہے کہ ہر حقیقی مسلمان مریم کی مانند ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام نے اللہ تعالیٰ سے بہت پیارا تعلق قائم کیا تھا اور آپ نے اپنی نیکی اور عفت کی ہر آن حفاظت کی۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے خاص محبت کا تعلق قائم کیا کہ اللہ تعالیٰ براہِ راست حضرت مریم علیہا السلام سے ہمکلام ہوا اور خود اس کی پاکدامنی کی گواہی دی۔ حضرت مریم علیہا السلام خدا تعالیٰ کے تمام صحف پر ایمان رکھتی تھیں، پاکباز تھیں اور آپؑ نے خدا تعالیٰ کی اطاعت میں ایک خاص مقام حاصل کیا تھا۔ حضرت مریم علیہا السلام یقیناً تمام سچے مومنین کے لئے ایک مثال ہیں۔ آپ علیہا السلام کا اعلیٰ مقام اس بات سے بھی واضح ہے کہ قرآنِ کریم کہتا ہے کہ حقیقی مسلمان مریمی صفات کے حامل ہونے چاہئیں۔ اگر وہ اس جیسے ہوں گے تو یقیناً وہ کسی کو نقصان اور تکلیف دینے والے نہیں ہوں گے۔ اس لئے ہر احمدی مسلمان اپنے اندر مریم جیسی پاکیزگی، پرہیزگاری اور پاکبازی پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ پس دیکھیں کہ قرآنِ کریم نے مومنین کے لئے انتہائی خوبصورت مثال بیان فرمائی ہے۔ اگر مسلمان اس معیار پر پورا اتریں تو وہ کبھی دوسروں کو تکلیف دینے والے اور بدامنی کا باعث نہ بنیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: اب یہ مسجد بن چکی ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ کس طرح یہ روشن تعلیم جو میں نے بیان کی ہے اس مسجد سے ہر سُو پھیلے گی۔ یقیناً یہی وہ تعلیم ہے جو دنیا بھر میں ہزاروں احمدی مساجد کے ذریعے پھیل رہی ہے۔ حال ہی میں ایک افریقن شہر میں ایسی ہی ایک احمدیہ مسجد قائم ہوئی ہے۔ اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر ایک عیسائی چیف بھی شامل ہوا، جو کہ اس سے پہلے جماعت سے واقف نہ تھا۔ جب وہ آیا تو اس نے بتایا کہ میں کسی احمدی سے جاری تعلق یا جماعت سے تعلق کی بنا پر اس تقریب میں شامل نہیں ہوا بلکہ جب میں نے اس تقریب کا دعوت نامہ دیکھا تو میں حیران رہ گیا کہ ایک مسلمان جماعت مسجد کے افتتاح کے لئے کسی عیسائی کو بلا رہی ہے؟ چنانچہ اسی حیرانگی کو دُور کرنے کے لئے مَیں اس تقریب میں شامل ہوا ہوں کہ خود جا کر دیکھوں کہ یہ کس قسم کا اسلام ہے، جس میں ایک مسلمان جماعت نے عیسائی کو اپنی مسجد کے افتتاح کے موقع پر دعوت دی ہے۔ اس نے کہا کہ جب میں یہاں پہنچا تو یہ دیکھ کر میری حیرانگی کی انتہا نہ رہی کہ معاشرے کے ہر سطح سے تعلق رکھنے والے اور مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد اس تقریب میں مدعو ہیں۔ اس چیف نے اپنی تقریر میں کہا کہ سب کو ساتھ لے کر چلنے کی اس روح نے یہ ظاہر کیا ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت نے نہ صرف اس علاقہ کو نئی مسجد دی ہے بلکہ اس علاقہ کو ایک نئی زندگی دی ہے اور مقامی افراد کو باہم مل جل کر ہم آہنگی اور باہمی محبت سے رہنے کے نئے طریق بتائے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: چنانچہ آج اس مسجد، جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ ریپبلک آف آئرلینڈ کی پہلی احمدیہ مسجد ہے، کا ہماری تمام مساجد کی طرح انہی اقدار اور مقاصد پر بنا رکھتے ہوئے افتتاح کیا جا رہا ہے۔ یہ حقیقی اسلامی تعلیمات اجاگر کرنے کا ذریعہ ہوگی۔

جہاں ایک طرف ہم تمام دنیا میں اپنی مساجد میں خدا کا نام لیتے ہیں اور دوسروں کو پُرامن طریق پر اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ خدائے واحد کے سامنے سرنگوں ہوں اور ان کے لئے دعا کرتے ہیں، وہاں ہم جیسے اور جہاں بھی ممکن ہو انسانیت کی خدمت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: آپ سب انشاء اللہ دیکھیں گے کہ یہ مسجد بھی انہی اقدار کی حامل ہوگی۔ آپ مشاہدہ کریں گے کہ احمدیہ مسلم جماعت کے افراد کی یہ دلی خواہش ہے کہ تمام افراد چاہے ان کے اعتقادات کچھ بھی ہوں، یا وہ کلیۃً مذہب سے دور ہوں، امن سے رہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ احمدی مسلمان معاشرے کے ہر فرد کے لئے پیار، محبت اور ہمدردی کے سچے جذبات رکھتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب کے آخر میں فرمایا: ان الفاظ کے ساتھ میں ایک مرتبہ پھر آپ سب کو اس تقریب میں شامل ہونے اور میری باتیں سننے کا شکریہ ادا کرتے ہوئے آپ سے اجازت چاہتا ہوں۔ اللہ آپ پر فضل کرے۔ آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔